رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نامور یہودی شخصیات کو اسلام کی تبلیغ اور ان کا رد عمل: "الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ" کا تحقیقی مطالعہ

The Prophet Muhammad's (PBUH) Preaching to Prominent Jewish Figures and Their Response: A Research Study of 'Al-Isabah Fi Tamyiz Al-Sahabah'

Dr. Hafiz Muhammad Asif Javeed
Research Fellow at BAHISEEN Institute
for Research & Digital Transformation, Islamabad
Email: hafizmuhammadasifjaveed@gmail.com

Abstract
This research explores key Jewish figures and their behaviour during Muhammad's (PBUH) pre-prophetic era through the lens of "Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah," a renowned work by Ibn Hajar al-Asqalani. The study delves into the sociopolitical and religious dynamics of the time, analyzing the roles and actions of prominent Jewish personalities in Arabian society. By examining their interactions with other communities and their ethical and cultural practices, the research sheds light on the pre-Islamic era's broader historical and ideological landscape.

The research explores their alliances, conflicts, and interactions with the Arab tribes, shedding light on their strategic decisions and cultural practices. By examining these dynamics, this study provides deeper insights into the complexities of interfaith relations, power structures, and the pivotal role these tribes played in shaping the historical and religious landscape of pre-Islamic and early Islamic Arabia. The findings provide a nuanced understanding of Jewish influence and its implications during the early stages of Islamic history.

Keywords: Prophet Muhammad (PBUH) and Jewish figures in Arabia, Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah, Socio-political dynamics in Early Islamic history, Arabian Jewish tribes

یہ تحقیق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے قبل اور بعد کے دور کی نامور یہودی شخصیات اور ان کے کردار کے جائزہ پر مبنی ہے۔ یہ تحقیق ابن حجر عسقلانی کی معروف کتاب "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" کی روشنی میں کی گئی ہے جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تاریخ مفصل بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر یہود کے مختلف رویے تھے جن میں سے بعض نے اسلام کی دعوت پر لبیک

کہا، بعض نے روگردانی اور بعض نے مخالفت کی۔ اس مطالعے میں ان یہودی شخصیات کے عرب قبائل کے ساتھ اتحاد، تصادم، اور تعاملات کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے تاکہ قبل از اسلام اور ابتدائی اسلامی دور کے تاریخی و مذہبی منظر نامے میں ان کے کردار کو واضح کیا جا سکے۔

یہودیت

عسکلان بن عواکن الحمیری یہودی عالم تھا اور اس نے بعثت نبوی سے متعلق خبر دی اور آپ ﷺ کی خدمت میں اشعار پیش کیے۔[1] بستانی اسرائیلی نے آپ ﷺ سے حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں جو تارے دیکھے تھے ان کے متعلق سوال کیا امام بغوی کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا:"کہ اگر میں خبر دے دوں تو مسلمان ہو جاوگے "تو اس نے کہا: جی پھر آپ ﷺ نے خبر دی اور وہ مسلمان ہو گیا البتہ مسند ابی یعلی والے طریق میں اسلام لانے کا ذکر نہیں ہے۔[2]

جریج اسرائیلی کا ذکر بھی ملتا ہے۔[3] حیرہ نجرہ نامی یہودی تھا جس کے دینار حضور ﷺ کے ذمہ تھے اس نے تقاضا کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:'میرے پاس تمہیں دینے کو کچھ نہیں۔" پھر وہ جم کر بیٹھ گیا اور اس نے کہا کہ میں دینار لیے بغیر نہیں جاوں گا تو صحابہ کرام ملامت کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ذمی پر ظلم کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

" جب روشنی ہوئی تو وہ اسلام لے آیا اور اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں وقف کر دیا پھر آپ ﷺ کی صفات بیان کیں[4] میمون بن یامین اسرائیلی یہودی تھے اور عالم تھے اسلام لائے پھر اظہار اسلام سے قبل ان کے کہنے پر یہود کی طرف کسی کو بھیجا تاکہ ان کے بارے میں ان کی رائے معلوم ہو سکے تو سب یہود مدینہ تعریف کرنے لگے لیکن جب ان کے اسلام لانے کی خبر پہنچی تو حیران و ششدر رہ گئے اور گالیاں دینے لگے اور ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ أَرَأَيتُمْ إِنْ كانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرائِيلَ عَلى مِثْلِهِ فَآمَنَوَاسْتَكْبَرْتُمْ ...[5]

بنو قریظہ کے یہودی:

اسد بن کعب القرظی، ابن جریر نے ابن جریج کے طریق سے روایت کیا ہے[6] کہ اللہ کا فرمان:

مِنْ أَهْلِ الْكِتابِ أُمّة قائِمَة[7]

' اہل کتاب میں سے قائم رہنے والی امت " اس امت سے مراد عبد اللہ بن سلام، ان کے بھائی ثعلبہ[8]، سعیہ ہیں اور اسد اور اسید[9] کو دونوں کعب کے بیٹے ہیں۔[10] اسد بن سعیہ القرظی یہودی تھے۔ ابن السکن

نے سعید بن بزیغ کی سند بحوالہ ابن اسحاق نقل کیا ہے اور وہ عاصم بن عمر بن قتادۃ سے روایت کیا ہے کہ قریظہ کے ایک بوڑھے شخص نے بتایا کہ ثعلبہ بن سعیہ، اسد بن سعیہ اور اسد بن عبید کا اسلام لانے کا سبب حدیث ابن الہیبان [11] ہے اس کے بقول کہ وہ نبی ﷺ کی آمد کے بارے میں بتاتا تھا جس رات کی صبح فتح قریظہ تھی تو ان تینوں نے یہود سے کہا: اے یہودیو! اللہ کی قسم! یہ نبی وہی ہیں جس کے اوصاف ابن الہیبان ذکر کیا کرتے تھے سو اللہ سے ڈرو اور اس کا اتباع کرو تو یہود نے ان کی بات کا انکار کر دیا تو یہ تینوں اشخاص قلع سے اترے اور مسلمان ہو گئے۔ [12]

یامین بن یامین اسرائیلی یہودی ہیں اور جب عبد اللہ بن سلام اسلام لائے تو نہوں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن سلام کی مانند گواہی دیتا ہوں تو ان کے بارے میں مندرجہ آیت نازل ہوئی

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ [13]

بنی اسرائیل کے ایک گواہی دینے والے نے گواہی دی۔ ابن کلبی کی روایت کے مطابق مندرجہ ذیل آیت بھی ان کے بارے میں نازل ہوئی۔ [14] اور یہ آیت ایک اور یہود میمون بن یامین کے بارے میں بھی نازل ہوئی۔ [15]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ [16]

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔" ایک اور جگہ ابن حجر نے سلمۃ بن سلام، عبد اللہؓ بن سلام، اَسد، اَسید ابی کعب، ثعلبۃ بن قیس، سلام ابن اُخت عبد اللہؓ بن سلام، وسلمۃ ابن اخیہ اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی۔ [17] عبد القدوس یہودی آپ ﷺ کا خادم تھا مرض الوفات میں آپ ﷺ نے اسلام پیش کیا قبول کر لیا۔ [18]

حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبۃ بن عبید بن کعب بن ابی حبیب بنو نضیر سے ہیں اور لاوی بن یعقوب کے قبیلے سے ہیں اور حضرت موسی علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون بن عمران کی اولاد سے تھا جس کی بیٹی صفیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی زوجہ تھی اور ان کے والد نے حضور ﷺ کی بہت زیادہ مخالفت کی۔ [19] جبل ابن جوال بن صفوان بن بلال بن اَصرم بن اِیاس بن عبد غنم بن جحاش بن بجالۃ بن مازن بن ثعلبۃ بن سعد بن ذبیان شاعر الذّبیانی بنو قریظہ کا یہودی ہے اس نے حیی بن اخطب کا مرثیہ کہا [20] رافع القرظی ابن شاہین کے مطابق بنو زنباع کا ایک فرد ہے اور بنی قریظہ میں سے ہے اور اس سے ایک حدیث بھی مروی ہے۔ [21] اس سے معلوم ہوا کہ یہودی ہے۔ اس بحث کا اختتام کے سوانحی خاکہ کو امام بغوی کی ذکر کردہ ایک حدیث پر کرتا ہوں جس کو امام ابن حجر نے بھی ذکر کیا ہے کہ ابو نملۃ مدینہ کے رہائشی تھے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں جسے ابن سعد

نے طبقات میں اور امام ابونعیم نے الدلائل میں محمد بن صالح عن عاصم بن عمرو بن قتادۃ عن نملۃ عن ابی نملۃ رایت کیا ہے کہ بنو قریظہ کے یہودی اپنے بچوں کو حضور ﷺ کی صفات، نام اور ہجرت سے متعلق بتاتے تھے اور باقاعدہ تدریس کیا کرتے تھے لیکن جب آپ ﷺ کا ظہور ہوا تو حسد کرنے لگے اور بغاوت کی۔[22]

جبل (جیم اور باب کے زبر سے):

ابن حوّل[23] بن صفوان بن ہلال بن اصرم بن ایاس بن عبد غنم بن جحاس بن بحالہ بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان شاعر ذبیانی ثم ثعلبی۔ دار قطنی نے مؤلف میں لکھا ہے: یہ صحابی ہیں اور ہشام بن کلبی کا قول ہے کہ یہودی بنی قریظہ کے ساتھ تھے پھر اسلام لائے اور حیی بن اخطب کا ان اشعار میں مرثیہ کہا: تیری زندگی کی قسم! ابن اخطب نے اپنے آپ کو ملامت نہیں کی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ رسوا کر دے رسوا ہو جاتا ہے۔ ایسے اشعار ابن اسحاق نے مغازی میں ذکر کیے ہیں۔ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ اشعار خود حیی بن اخطب کے ہیں۔ ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے ذکر کیا: وہ فیطیوں بن عامر بن ثعلبہ کی اولاد سے تھے اور معجم الشعراء میں مرزبانی نے لکھا ہے: پہلے یہودی تھے پھر اسلام[24] لائے۔ جب نبی کریم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو انہوں نے یہ اشعار کہے کہ مصیبت میں نبی کریم ﷺ کی طرف سے ایک ڈنٹھل پھینکا گیا جو مہروں اور عزت والی چمکدار ہے۔

دیوان حسان بن ثابت جو ابو سعد سکری کا بحوالہ ابن حبیب تیار کردہ ہے اس میں ہے کہ حسان بن ثابت نے جبل بن حوّال ثعلبی، جو پہلے یہودی تھے بعد میں اسلام لا کر ان اشعار کا جواب دیا: "خبردار! اے بنی معاذ کے سعد! جو کچھ قریظہ اور نضیر نے کیا ہے، تم نے اپنی ہنڈیاں چھوڑیں جن میں کچھ بھی نہ تھا اور قوم کی ہنڈیاں گرم کھول رہی تھیں۔" حضرت حسان نے فرمایا: "وہ جماعت یاد کرے جسے ہمارے خلاف مدد دی گئی اب ان شہروں میں کوئی مددگار نہیں ہے۔ ان لوگوں کو کتاب دی گئی جسے انہوں نے ضائع کر دیا۔ اب وہ تورات سے اندھی اور ہلاک ہونے والی ہے بنی لوئی کے سرداروں پر وہ آگ ہلکی رہی جو بویرہ میں چھا گئی تھی۔" مرزبانی نے مذکورہ اشعار جبل کے ذیل میں ذکر کیے اور ان میں یہ اضافہ کیا: "لیکن اموات کے ساتھ ہمیشہ رہنا نہیں ہوتا جو اچک لیتی اور قبر میں سمیٹ لیتی ہیں گویا وہ عید کی بکریاں ہیں جو ذبح کی جاتی ہیں ان پر کوئی نکیر کرنے والا نہیں"[(25)]

زید بن سعنہ:

اسرائیلی عالم۔ لفظ سعنہ میں اختلاف ہے، نون سے یاء سے۔ ابن عبد البر لکھتے ہیں اکثریت نے نون سے لکھا ہے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ طبرانی، ابن حبان، حاکم اور ابو الشیخ وغیرہ نے کتاب "اخلاق النبی

ﷺ" میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زید بن سعنہ نے کہا کہ نبوت کی جتنی علامات تھیں میں نے محمد ﷺ کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیں۔صرف دو خصوصیتیں رہ گئی مجھے ان کا پتہ نہیں چلا۔ایک یہ کہ وہ ناواقفیت سے پہلے بردباری سے کام لیں گے ان کے ساتھ کوئی کتنی ہی جہالت سے پیش آئے گا وہ اتنی ہی بردباری کریں گے پھر لمبی حدیث ذکر کی۔اس میں آتا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ایک مدت تک کے لئے کھجوروں کا سودا کیا تھا اور آپ ﷺ نے وقتِ مقررہ پر انہیں ادائیگی کر دی تھی۔اس کے آخر میں زید بن سعنہ نے کہا:"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں" آپ ﷺ پر ایمان لائے۔آپ کی تصدیق کی اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ معرکوں میں شریک رہے۔غزوہ تبوک میں آگے بڑھتے ہوئے شہید ہوئے،پیٹھ نہیں پھیری۔اس سند کے راوی معتبر نہیں۔ولید نے ان کی حدیث بیان کرنے کی صراحت کی ہے۔اس روایت کا مدار ان کی روایت کرنے والے محمد بن ابی سریؔ پر ہے جو ولید سے نقل کرتے ہیں۔ابن معین نے انہیں ثقہ کہا جبکہ ابو حاتم نے انہیں کمزور راوی لکھا ہے۔ابن عدی کا قول ہے: محمد بن ابی سریؔ اکثر غلطیاں کر جایا کرتے تھے۔مجھے ان کے قصہ کا ایک اور سند سے بطور شاہد مل گیا ہے لیکن اس میں نام نہیں ہے۔ابن سعد کا قول ہے:یزید، جریر بن حازم سے وہ زہری سے اور وہ کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے کہا:تورات میں لکھی محمد ﷺ کی تمام نشانیاں ماسوائے بردباری اور برداشت کے میں نے دیکھ لی ہیں،پھر ایک واقعہ نقل کیا۔

بنو نضیر کے یہود:

ذکوان بن یامین بن عمیر بن کعب قبیلہ بنی النضیر میں سے ہیں اور یہودی ہیں۔[26] سعد بن وھب نضیری اور سفیان بن عمیر بن وھب نضیری یہودی تھے اور مسلمان نہیں ہوئے۔[27]

مخیریق نضری اسرائیلی یہودی ہیں واقدی اور بلاذری کے مطابق بنو قینقاع سے ہیں اور بقول بعض بنو قطیعون سے تھے اور عالم بھی تھے انہوں نے اپنے مال کی وصیت کی تھی اور وہ سات باغ ہیں۔ المیثب، الصائفۃ، الدّلال، حسنی، برقۃ، عواف اور مشرب اُم ابراھیم ہیں۔آپ ﷺ نے ان کو صدقہ کر دیا اور یہی آپ ﷺ کے زکوۃ کے اموال مخیریق یہودی کے تھے۔[28] یامین بن عمیر ابن کعب نضیری یہودی ہیں بنی نضیر میں ان کا اور ابو سعید بن عمرو بن وہب کا مال ہی محفوظ رہا۔[29] ابو سعد بن وھب نضری قریظہ کے بھائی ،بنو نضیر میں سے ہیں ابن اسحاق کی مغازی کے مطابق یامین بن عمرو بن کعب اور ابو سعد بن وھب کے علاوہ کوئی مسلمان نہیں ہوا۔اس کا مطلب ہے کہ یہ بھی یہودی تھے ابن سعد نے بطریق واقدی ایک حدیث نقل کی

ہے۔ فرمایا: میں اس وقت بھی موجود تھا جب رسول اللہ ﷺ نے مہروز کے پانی کی تقسیم کی کہ اوپر والا ٹخنوں تک پہنچنے پر پانی کو روک دے پھر چھوڑ دے۔[30]

خیبر کے یہود:

خیبر کے یہود میں مشہور پہلوان مرحب کا ذکر ابن حجر نے کیا ہے۔[31] کنانۃ بن ابی الحقیق جو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا سابقہ شوہر تھا وہ خیبر میں مقتول ہوا[32]

یہودی بستیاں:

غالب بن فضالہ الکنانی کے ترجمہ کے تحت مذکور ہے کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ کا فرمان: ما أَفاءَ اللَّهُ عَلى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرى[33] اس سے مراد قریظہ، نضیر، فدک اور عرینہ کی بستیاں ہیں۔ بنو قریظہ اور نضیر مدینہ میں ہیں اور فدک تین میل کے فاصلے پر ہے۔[34]

اسرائیلی یہودی علماء:

عبد اللہ بن سلام[35] بن حارث:

ابو یوسف از اولاد یوسف علیہ اسلام۔ خزرج کے حلیف اسرئیلی انصاری۔ حلیف تھے۔ بنی قینقاع سے تعلق رکھتے تھے، نام حصین تھا جسے نبی کریم ﷺ نے تبدیل کر دیا۔ طبری اور ابن سعد نے اسے معتبر لکھا ہے اور یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلام کا نام حصین تھا۔ نبی کریم ﷺ نے عبد اللہ رکھا۔ ان سے ان کے بیٹے یوسف اور محمد روایت کرتے ہیں۔ صحابہ اور تابعین میں سے حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن معقل، انیس، عباد ابو سلمہ عبد الرحمٰن وغیرہ کے مطابق نبی کریم ﷺ کی مدینہ میں آمد کے آغاز میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ بقول بعض: آٹھ (8ھ) تک اسلام نہیں لائے تھے۔ شعبی سے منقول ہے کہ عبد اللہ بن سلام نبی ﷺ کی وفات سے دو چار سال پہلے اسلام لائے۔ ابن برقی نے یہ روایت نقل کی ہے اور مرسل ہے اور اس کا راوی قیس ضعیف ہے۔ امام احمد اور اصحاب السنن نے بطریق زرارہ بن ابی اوفی بحوالہ عبد اللہ بن سلام روایت کی ہے۔ فرمایا: جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں بھی اسلام سے متنفر لوگوں میں سے تھا لیکن جب میں نے روئے انور دیکھا تو میں سمجھ گیا یہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں۔ میں نے آپ کو فرماتے سنا: "سلام کرنا پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ۔۔۔" اسی میں ان کا یہود کے ساتھ واقعہ ہے کہ یہ ضدی قوم ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ آئے۔ لوگ اونچی سے اونچی جگہ چڑھ کر آپ کا دیدار کرنے لگے۔ عبد اللہ بن سلام نے آپ کی خبر سنی اس وقت وہ اپنے گھر والوں کے نخلستان میں تھے جلدی سے نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے آپ کی باتیں سنیں، کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ

کے برحق رسول ہیں اور آپ حق پیام لائے ہیں، آپ جانتے ہیں میں ان کا سردار اور ان کا سب سے بڑا عالم ہوں ،میرے اسلام کے متعلق انہیں بتانے سے پہلے میرے بارے میں ان (یہودیوں) سے پوچھئے۔۔۔۔ صحیح میں ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چلتے کسی شخص کے بارے میں فرمایا ہو یہ جنتی ہے، صرف عبد اللہ بن سلام کے متعلق یہ ارشاد فرمایا[36]۔امام بخاریؒ کی تاریخ صغیر میں عمدہ سند سے بحوالہ یزید بن عمیرہ منقول ہے، فرمایا: حضرت معاذ کی وفات کے وقت کسی نے آپ سے کہا: ہمیں کوئی وصیت فرماجائیں! آپ نے فرمایا: ابو درداء، سلمان، ابن مسعود اور عبد اللہ بن سلام کے پاس علم تلاش کرنا جو پہلے یہودی تھے پھر اسلام لے آئے۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "یہ جنت کے دسویں آدمی ہیں" یہ روایت ترمذی نے بحوالہ معاذ مختصر نقل کی ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عراق جانے سے روکا اور ان سے کہا رسول اللہ ﷺ کا منبر نہ چھوڑیئے۔اگر آپ نے اسے چھوڑ دیا تو پھر کبھی نہ دیکھ سکیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ہمارے بہت ہی نیک سادہ مسلمان ہیں۔ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے فرمایا: میں مدینہ آیا تو عبد اللہ بن سلام ایک مجلس میں انتہائی عاجزی اور تواضع کا نمونہ بنے بیٹھے تھے۔زبیدی بطریق عبد اللہ بن سلام کے بھتیجے روایت کرتے ہیں کہ جب بلوائیوں نے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنا چاہا تو عبد اللہ بن سلام ان کے پاس آکر کہنے لگے۔میں آپ کی مدد کے لئے آیا ہوں، پھر عبد اللہ باہر تشریف لائے پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے: جاہلیت میں میرا نام حصین فلاں تھا۔رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبد اللہ رکھا اور میرے بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کئی آیات نازل ہوئیں: "اور اس جیسی گواہی بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دی" اور میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔"آپ کہہ دیجیے! میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ اور وہ شخص جس کے پا س سابقہ کتابوں کا علم ہے گواہ کافی ہے"۔(لیکن ان بے ضمیروں پہ اس ساری گفتگو کا کوئی اثر نہ ہوا، چلو اس یہودی اور عثمان کا کام تمام کریں) بقول طبری سب کا یہی قول ہے کہ مدینے میں (43ھ) میں فوت ہوئے۔میں کہتا ہوں ان کی یہی وفات ابن سعد، ہیثم بن عدی، ابو عبیدہ، بغوی اور ابو احمد العسکری وغیرہ نے لکھی ہے.

عبد اللہ بن صوریا:

بقول بعض: ابن صور اسرائیلی یہود کے عالم۔بقول بعض اسلام لے آئے تھے۔ثعلبی نے بحوالہ ضحاک اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: "الَّذِينَ آتَينَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ"[37]

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کی تلاوت اس طرح کرتے ہیں جس طرح اس کا حق ہے"

کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن صوریا وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ سہیلی نے بحوالہ نقّاس روایت کی ہے کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے۔ان کی حدیث زانی مرد و عورت اور سنگسار کے بارے میں مشہور ہے، لیکن اس میں کسی بات سے ان کے مسلمان ہونے کا پتہ نہیں چلتا۔ مکی نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

"يا أَيهَا الرَّسُولُ لَا يحْزُنْكَ الَّذِينَ يسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ"[38]

"اے رسول! آپ ان لوگوں کی وجہ سے غمگین نہ ہوں جو کفر میں جلدی کرتے ہیں" کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن صوریا کے متعلق نازل ہوئی۔اگر یہ بات صحیح ہے تو وہ اسلام لے آئے اس کے منافی نہیں لیکن تاریخ مظفری میں ہے کہ مکی سے مروی ہے کہ اسلام تو لے آئے تھے، مگر مرتد ہو گئے ۔ پھر مجھے سیرت ابن اسحاق میں ایک روایت مل گئی، انہوں نے اس فصل میں جو یہود کے متعلق ہے اس میں ہجرت کے بعد اس کی وجہ سے نازل ہونے والی آیات کے بارے میں کہا: یہود کے علماء بیت المدارس میں جمع ہوئے جہاں ان کے پاس ایسا مرد اور عورت لائے گئے جنہوں نے شادی کے بعد زنا کیا تھا۔وہ کہنے لگے: ان دونوں کے بارے میں محمد ﷺ سے فیصلہ کراؤ پھر لمبا واقعہ نقل کیا۔ چنانچہ متفقہ طور پر عبد اللہ بن صوریا کو آپ کے پاس بھیجا، انہوں نے علیحدگی میں بات کی، آپ نے ان سے قسم لی: "کیا اللہ تعالیٰ نے تورات میں محصن (شادی شدہ) زنا کے بارے میں سنگسار کا حکم دیا ہے؟" انہوں نے کہا کہ "اللہ کی قسم! یہی حکم ہے۔ابو القاسم! انہیں خوب معلوم ہے کہ آپ بھیجے ہوئے نبی ہیں۔ لیکن وہ آپ سے حسد کرتے ہیں۔" پھر وہ باہر آئے اور ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد ابن صوریا نے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا انکار کر دیا جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت:

"يا أَيهَا الرَّسُولُ لَا يحْزُنْكَ الَّذِينَ يسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ"[39]

"اے رسول! جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں آپ ان سے غمگین نہ ہوں"

انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ بچہ مرد و عورت کے کتنا مشابہ ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "گوشت، خون، ناخن اور بال عورت کا حصہ ہیں جبکہ ہڈیاں، پٹھے اور رگیں مرد کا حصہ ہیں"

نتائج بحث:

مطالعہ بالا سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں۔

- قبل از بعثت نبوی یہودی مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد زیادہ تر بنو قریظہ، بنو نضیر، بنو قینقاع اور خیبر میں آباد تھے اور اکا دکا افراد دوسری جگہوں پر بھی آباد تھے۔

- اسرائیلی یہودی علماء میں کافی لوگ مسلمان ہوئے جیسے عبد اللہ بن صوریا، عبد اللہ بن سلام ، زید بن سعنہ ، جبل، میمون بن یامین اسرائیلی ، جریج، حیرہ وغیرہ۔
- مُخیریق یہودی مسلمان ہوا اور اپنے سات باغ اللہ کی راہ میں وقف کیے۔
- عسکلان بن عواکن الحمیری یہودی عالم تھا اور اس نے بعثت نبوی سے متعلق خبر دی اور آپ ﷺ کی خدمت میں اشعار پیش کیے۔
- یہودیوں نے کثرت سے اسلام کی مخالفت کی اور مسلمانوں کے درپے آزار رہے جن میں مرحب خیبر کا یہودی، کنانہ بن ابی الحقیق، حیی بن اخطب وغیرہ ہیں۔
- بنو نضیر، بنو قریظہ، بنو قینقاع اور خیبر کے علاوہ فدک اور عرینہ بھی یہودی بستیاں تھیں۔
- بنو قریظہ کے یہودی اپنے بچوں کو حضور ﷺ کی صفات، نام اور ہجرت سے متعلق بتاتے تھے اور باقاعدہ تدریس کیا کرتے تھے لیکن جب آپ ﷺ کا ظہور ہوا تو حسد کرنے لگے اور بغاوت کی۔
- مدینہ کے اردگرد اکثر یہودی اپنا نسب لاوی بن یعقوب کے سلسلہ سے بتاتے ہیں۔
- یہود کے علماء بیت المدارس میں جمع ہو کر فیصلہ کیا کرتے تھے۔

حوالہ جات

[1] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 5/97،98،99، اس کا تفصیلی واقعہ بعثت نبوی میں آرہا ہے۔

[2] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 1/421

[3] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 1/581

[4] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 2/128،اس نے کہا کہ میں نے یہ کام صرف اس لیے کیا تاکہ آپ ﷺ کی تورات میں موجود صفت کے بارے میں جان سکوں کہ محمد بن عبد اللہ کی جائے پیدائش مکہ اور ہجرت مدینہ اور آپ کا ملک شام ہے اور آپ ﷺ نرم خو، بازار میں اونچا نہ بولنے والے ،اور فحش گوئی سے بہت دور اور سخت گوئی نہ کرنے والے ہیں پھر اس نے شہادت دی اور اپنا مال راہ خدا میں پیش کیا۔ بیہقی، أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی، دلائل النبوۃ ومعرفۃ أحوال صاحب الشریعۃ ،دارلکتب العلمیہ،بیروت،1405ھ:6/281

[5] سورۃ الأحقاف:10

[6] دوسری جگہ پر ابن حجر کے بقول یہ مقطوع روایت ہے جو طبرانی نے ابن جریج سے نقل کیا ہے جب کہ اس جگہ پر یہ ابن جریر سے نقل کیا ہے۔ بحوالہ ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 1/519

[7] آل عمران: 113

[8] یہ عبد اللہ بن سلام کے بھائی ہیں۔ الاصابۃ: 1/519

[9] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 1/232

[10] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 1/207

[11] بیہقی، أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی، السنن الکبری: ت: عبد القادر عطاء، دار لکتب العلمیہ، بیروت، 2003ء، 9/192، حدیث نمبر: 18263

[12] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 1/206

[13] سورۃ الاحقاف: 10

[14] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 6/502

[15] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 6/191

[16] سورۃ النساء: 136

[17] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 3/124

[18] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 4/316

[19] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 8/210

[20] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 1/563

[21] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 2/374

[22] ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 7/342

23 ابن اثیر، أبو الحسن، عز الدین، علی بن أبی الکرم، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ: ترجمہ نمر: 678، ابن عبد البر أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر (ت ٤٦٣ھ)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: 36

24 ابن ہشام، عبد الملک بن ھشام بن أیوب الحمیری المعافری (ت ٢١٣ھ) السیرۃ النبویۃ: 190/3، ابن ماکولا، سعد الملک، أبو نصر علی بن ھبۃ اللہ بن جعفر (ت ٤٧٥ھ) الإکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف والمختلف فی الأسماء والکنی والأنساب، دار الکتب العلمیۃ -بیروت-لبنان، الطبعۃ: الطبعۃ الأولی ١٤١١ھ-١٩٩٠م: 43/2، ابن اثیر، أبو الحسن، عز الدین، علی بن أبی الکرم، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ: 1/305

25 ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ: 1/563

[26]ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمیز الصحابۃ: 2/338

[27]ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمیز الصحابۃ: 3/74، یہ قول ثعالبی کا ہے ابن فتحون نے اس کا ستدراک کیا ہے اور ابو موسی نے نے بلا اسناد ایسے ہی ذکر کیا۔ بحوالہ ایضا

[28]ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمیز الصحابۃ: 6/46،47

[29]ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمیز الصحابۃ: 6/501، عمرو بن جحاش ان کا چچازاد ہے جس نے آپ ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اور اس نے چکی کا پاٹ گرانا تھا حضرت جرائیل نے اطلاع دے دی آپ ﷺ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے پھر یامین نے ایک شخص کو عمرو بن جحاش کے قتل کے لیے انعام دے کر تیار کیا جس نے اسے موت کے گھاٹ اتارا۔ بحوالہ ایضا

[30]ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمیز الصحابۃ: 7/146

[31]ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمیز الصحابۃ: 3/472

[32]ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمیز الصحابۃ: 8/210

[33]سورۃ الحشر: 7

[34]ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمیز الصحابۃ: 5/244

35ابن اثیر، أبو الحسن، عز الدین، علی بن أبی الکرم، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ترجمہ نمبر: 2984، ابن عبد البر أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر (ت ٤٦٣ھ)،، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ترجمۃ نمبر: 1579، أحمد بن محمد بن أحمد بن جعفر بن حمدان أبو الحسین قدوری (المتوفی: 428ھ)، التجرید: محقق: محمد أحمد سراج، د علی جمعۃ محمد دار السلام - مرکز الدراسات الفقھیۃ والاقتصادیۃ،، القاھرۃ الطبعۃ: الثانیۃ، 1427ھ-2006م: 1/61

[36]بخاری، محمد بن إسماعیل، صحیح البخاری: 4/132

37سورۃ البقرہ: 121

38سورۃ المائدہ: 41

39سورۃ المائدہ: 41